قاضی محمد طیب حقانی عمرزئی

حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کی صحبت میں بیتے ہوئے چند ایام

جن دنوں میں دارالعلوم حقانیہ میں زیرِ تعلیم تھا اُن دنوں حضرت ڈاکٹر صاحبؒ جامعہ منبع العلوم میرانشاہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر علوم نبویؐ کی خدمت انجام دے رہے تھے۔ 1990ء میں جب دارالعلوم حقانیہ سے فراغت حاصل کر کے دستار بندی ہوئی تو (والدمحترم قاضی فضل منانؒ حقانی متوفی 17 دسمبر 2015ء) نے ہمیں (قاضی محمد طیب و قاضی محمد قاسم) دورہ تفسیر کیلئے دوبارہ دارالعلوم حقانیہ بھیجا۔ حضرت ڈاکٹر صاحبؒ یکم شعبان سے 20 رمضان تک دورہ تفسیر پڑھاتے، جس میں تفسیر کیساتھ مختلف علوم کے دریا بہاتے، بیک وقت انکے دورہ میں تفسیر کے ساتھ لغت، حدیث، فقہ، اُردو، عربی، فارسی اشعار اور ایمان آفروز وسبق آموز قصص ہوتے اور لب ولہجہ اتنا دلنشین ودلگیر تھا کہ طلبہ تو طلبہ ہیں عوام کو بھی اس بحرِعمیق سے انمول موتی حاصل کرنا چنداں مشکل نہ ہوتا۔ دورہ کے اختتام پر حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب نے آخری سورتیں پڑھا کر طلبا میں اسناد تقسیم کیئے۔

ڈاکٹر صاحب سے خاندانی تعلق

میرے چچا قاضی فضل دیان حقانیؒ حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کے ہم سبق تھے اور والدمحترم قاضی فضل منان حقانیؒ اُن سے آگے تھے لیکن کافی اچھے تعلقات تھے۔ میرے دادا مولانا عبدالخالقؒ اور ڈاکٹر صاحبؒ کے والد مولانا سید قدرت شاہ صاحبؒ کے ساتھ دیرینہ دوستی تھی۔ جب دادا صاحب حقانیہ تشریف لاتے تو مولانا سید قدرت شاہ صاحبؒ کے ہاں ٹھہرتے، اور سید صاحب پٹھانوں کی روایات کے مطابق مہمان کے حقوق ادا فرماتے۔ پھر ہمارے دادا جی فوت ہو گئے تو والدِ بزرگوار اور عم محترم نے اس تعلق کو نبھائے رکھا۔ ایک دفعہ حضرت ڈاکٹر صاحب اپنے والدین کو حج کرانے لے گئے اتفاقاً اسی سال عم محترم قاضی فضلِ دیان حقانیؒ بھی حج کی سعادت حاصل کرنے گئے تھے اور ساتھ اپنے والد کی خاص پگڑی (شملہ) بھی لے گئے تھے وہاں سید قدرت شاہ صاحبؒ سے ملاقات ہوئی تو دل میں خیال آیا کہ یہ پگڑی ان کو دینی چاہیئے لہذا حرم مکی میں چند علماء کو جمع کر کے وہ پگڑی سید قدرت شاہ صاحب کے سر پر رکھ دی۔ حضرت ڈاکٹر صاحبؒ اس واقعہ کو بڑی خوبصورت انداز میں بیان فرماتے کہ قاضی فضلِ دیانؒ نے میرے والد کی حرم شریف میں دستار بندی کرائی ہے۔

قاضی صاحبؒ کی مسجد میں ڈاکٹر صاحب کی تشریف آوری

1999ء میں جب اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے اپنی مسجد میں ترجمہ قرآن مکمل کیا تو حضرت ڈاکٹر

صاحب اختتامی دعا اور معوذتین کی تفسیر کے لئے تشریف لائے تھے اور عوام سے ایک جامع خطاب بھی فرمایا تھا جو ہمارے لئے بڑی فخر کی بات ہے۔

اسی طرح جب ڈاکٹر صاحبؒ مدینہ منورہ میں تھے اس وقت عمرزئی کے حاجی انعام اللہ صاحب ڈاکٹر صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، ان تعلقات کے بناء پر جب حاجی صاحب عمرزئی آتے تو ڈاکٹر صاحبؒ ان سے ملنے آتے اور پھر ہمارے والد محترم اور چچا سے ملنے ضرور ہمارے ہاں تشریف لاتے اور وہ وقت ہمارے لئے باعث صد افتخار ہوتا جب ایسی عظیم ہستی ہمارے گھر تشریف آوری فرما کر جلوہ افروز ہوتی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ وہ حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کی بال بال کی مغفرت فرما کر اُن کو جنات عالیہ میں بلندتر مقام عطا فرمائیں۔آمین۔ آخر میں آپکے دو خطوط جو حضرت ڈاکٹر صاحب نے میرے چچا کے نام اپنے قلم سے تحریر فرمائے تھے پیش کئے جارہے ہیں جسمیں ان کا بھرپور تعلق اور محبت ہمارے جملہ خاندان سے مترشح ہوتا ہے۔

مخدوم مکرم ومکرم حضرت قاضی فضل دیان صاحب

السلام علیکم !مزاج اقدس ! اللہ تعالیٰ آپ کو دارین کی سعادتوں سے سرفرازی بخشے اور حرمین شریفین کی زیارتوں سے بارہابار متمتع فرمادے دعاؤں میں تو آپ محترم کو یاد کرتا ہوں البتہ خطوط میں میری طرف سے کافی کوتاہی ہوئی ہے جسکی اصل وجہ رسالہ میں لیلا ونہاراً مصروفیت ہے میری طبعیت کئی دنوں سے کمزور ہے اور امجد بھی کئی دنوں سے بیمار رہا اب الحمد للہ روبصحت ہے آپ جیسے مخلص احباب کی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے میرا رسالہ دو ہزار صفحات سے بڑھ گیا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ غیبی مدد فرمادے امید ہے کہ آپ تعمیری مسئلہ سے فارغ ہوئے ہوں گے میری طرف سے والد مکرم اور محترم ومکرم قاضی فضل منان صاحب ومحترم قاضی فضل حسان ومحترم قاضی فضل رب صاحب اور عزیزم محمد طیب سلمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بھتیجوں کو تسلیمات عرض ہے محترم ومکرم جناب الحاج مولانا عبدالحکیم شاہ صاحب اور محترم الحاج نور الحکیم شاہ صاحب اور عزیزم محمد نعیم صاحب سلمہ اللہ اور محترم اکرام اللہ صاحب اور رحمان اللہ اور زین اللہ صاحب اور بحسن اللہ صاحب کو بھی سلام مسنون عرض ہے۔از شیر علی شاہ

بگرامی خدمت محترم المقام حضرت الحاج قاضی فضل دیان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مزاج اقدس! ہم خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اقدس آنمحترم کسی دعوت پر تشریف لے گئے تھے میرے ساتھ حاجی عبدالعزیز صاحب محلہ اعظم گڑھ والے بھی تھے اگر مختلف عوارض کی وجہ سے مجھے گھر پہنچنا ضروری نہ ہوتا تو میں رات کو رہ جاتا آپ کی کریمانہ اخلاق سے قوی توقع ہے کہ حاضری کو منظور فرما کر کبیدہ خاطر نہ ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ حرمین شریفین میں آپ کے لئے دعائیں کرونگا اور آپ سے بھی توقع رکھوں گا۔ کتبہ شیر علی شاہ